

وقت کے تقاضوں پر نظر مستحکم ہند امریکی معاشرہ

تصاویر و متن: لیسیٹ ہو، پول

کی دو کانوں میں فروخت ہو رہے ہیں اور ٹی وی
پیپلز میلڈا پیپلز براؤ کا سینگ سروں، گھروں میں
رہنے والے ان رسیدہ افراد کو چست و درست رہنے
کے پروگرام منشک رہے ہیں۔
اگست کے اوائل میں، لاہور انجینئرنگس، اے
کے ذریعے انہیں تصور کیجیے ہے۔

بیان میں دیکھ سیاہ یا سفید کی طرف سفر کی توجیہ کی جاتی ہے۔
لیکن اس کا اضافہ کیا ہے۔ ۷۔۱۹۹۹ اور ۲۰۰۳ کے درمیان اس گروپ کی کمپنیوں کی تعداد میں ۲۳٪ فیصد اضافہ ہوا۔

نک میں تھے پہنچ، ڈوپٹے اور ٹھے اور کلب کے لئے بنے سرکتے لباسوں میں ملبوس تو جوان عورتوں اور غیر طرز کی پوشش کوں میں تو جوان مردوں کی بھیز ڈانس فلور پر ہوتی ہے۔ انہیں خواہ مخصوص تو جعلے یا نسلے، وہ بہر حال پارٹی کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔ ہبیروں، کلیں فرنیا کے کیبیوٹ کالج میں علوم سماجیات کی معادن پروفیسر ایمن سعید بھتی ہیں، ہند امریکیوں کی دوسری نسل کے تو جوانوں کی دنیا مغربی لگپڑانے کے مرحلے سے گزر رہی ہے۔ مخفیں فوج میں بھی مقبول ہو رہی ہیں۔ انہیں تدرستی و قوانینی بھی عطا کر رہی ہیں اور سکڑوں افراد کی چوتوں کا کارگر علاج بھی ثابت ہو رہی ہے۔ امریکہ کی دوسری سب سے بڑی مسیگریں ”فت یوگا“ نے جس کی اشاعت ۱۰۰،۰۰۰ اسے ہے، اسی کی کہانیاں شائع کی ہیں۔ اس نے دو بھری ہو بازوں کی تصویر شائع کی ہے جو جاک رہ بڑا رہ چہاز پر، پورے طور پر فونی دوروی میں ملبوس جنگ کے لئے تیار فوجی کا یوزدے

سمانی کیلی فورنیا کے شہر یونیاٹی کو کچھ لوگ "چھوٹا ہندوستان" سمجھتے ہیں۔ یہاں کے باشندے ایک تیرمرے گروہ دوارے کی امید کر رہے ہیں۔ لذیز تندوری پکوانوں کی اشتہار خیز خوشبو ہو یا مست وے خود کرنے والے بھاگنا قاص میں طبلے کی تھاپ ہو، اپتال ہو، تکنالوچی کا رپریشنر ہوں یا پھر میڈیا اسٹوڈیو ہوں، ہرجاء، ہر جگہ ہند امریکیوں کی موجودگی، ہنالی کیلی فورنیا کے ساتوں کی زندگی کا ایک ایسا حصہ ہے جو حرکت و حرارت اور رنگ فور سے بھرا ہوا ہے۔

ماہرین سا جیاتی صورتحال کو ملکم ہند امریکی معاشرے، ان کی کم و بیش ۲۰ شاخوں اور ذات کو منصب کے ذریعے اس علاقے میں آنے والے پہ عزم نوجوان جوڑوں کے بڑھتے اڑے منسوب کرتے ہیں۔ ناقدرین کی رائے ہے کہ یہاں دولت کی شنی، حصولیابی پر زیادہ توجہ اور دونوں ملکوں کے مابین تعلقات کے بارے میں بہم احساسات پائے جاتے ہیں۔ جہاں ایک طرف ہندوستان کو جاری امریکی آؤٹ سورسگ پر یہاں کڑواہت دیکھنے کو ملتے ہے وہیں دوسری جانب کیونچی کی روایات، ثقافت اور طرزیات کے بارے میں مزید جانے کی خواہش اور شوق و ذوق بھی پایا جاتا ہے۔ ایک تجھیئے کے مطابق، ہشیل کیلی فورنیا آئیے اور انہوں نے سلومنیں واقع کیلی فورنیا اسٹیٹ یونیورسٹی سے ایم بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ سید جن کی عمر ۵۰ کی وہاں میں ہو گئے ہیں کہ وہ ایئے چمک کو وزان اور سُدول امریکیوں کی آبادی ۴۰۰،۰۰۰ ہے۔

مغل شوچ تحقیق اور تحریک کی بنا پر قبول کئے جانے کے بجائے انہیں سمجھے جانے کا احساس وہ ولی خواہش ہے جس کا انہمار کلی فورنیا کی متعدد اتفاقیتوں پر مشتمل ہے امریکیوں نے کیا ہے۔ صرف یوباشی میں ان کی آپادی جھوٹی آپادی ۳۶، ۷۵ کی ۷ فیصد ہے۔ میکلسکوئی کی کیونکی کے بعد یہ دوسری سب سے بڑی اقلیت ہے۔



ہے۔ دنداں سازی کے میدان میں ہند امریکی عورتوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا چاہ رہا ہے۔ لیذانہیں میں سے ایک ہیں۔ امریکی دنداں سازی حکیم، اس پیشے میں شرکت کئے آن فرقوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے جن کی

ہی ساتھ امر کی تحریر کا حصے ہونے پر میں اپنے کو خوش
قسمت بھیجتی ہوں۔“

ایسا کس، جو اور اپنے زمانہ میں ایسا کس کی بیٹی ہے۔
پڑنا ایک ماہر ارشاد سوال اور اپنے زمانہ میں ایک خود رسم حسن
ہیں جو ۱۹۷۶ء میں اپنی بیوی تھیم جاری رکھنے کے لئے
ہندوستان سے آئے تھے۔ وہ فریبونٹ میں
آباد ہوئے اُن کی بیوی بیٹی پنچالی ڈاکٹر ہے۔
گذشت پچاس برسوں پر نظردالاتے ہوئے
ڈاکٹر پنچال ایسا کہتی ہیں کہ گیوٹی کے پرانے
ہونے کے ساتھ ساتھ ٹائی اسٹ لشکھن کے

بہت سے توجوں ہیں جو اپنے والدین کی دولت سے ریشان ہیں۔ جب میری ایک سیلی کا لج

سے اپنے لڑکے کو حال ای میں خریدے گئے
جیکھوار سے واپس لانے پہنچیں تو وہ لڑکا اپنی ماں
کی دل دشمن بولا۔ اس نے کہا کہ اس واقعے کی
وجہ سے اسے اپنے ساتھیوں کے سامنے بڑی
شرمندگی کا سامنا کرنایا ہے۔ ساتھی تھی ساتھی ہند
امریکی ایک اسی اقلیت ہیں جو کشمکاہستہ بننے
کی خواہاں ہے۔ وہ ایک باہم مریوط گروپ ہیں۔
وہ مالی معاملات اور لین دین میں ایک دوسرا ہے
پر محصر ہیں۔ ہوٹل برنس میں ان کا بڑا عمل ڈھل
ہے۔ وہ ہیریول کی تجارت میں داخل ہو رہے
ہیں۔ وہ مزید کہتی ہیں کہ دوسرا نسل، ملازمت
کے پیشوں میں اپنے والدین کی آرزوں
اور مستقبل مراجی میں شرک نظر نہیں آتی۔

مثال کے طور پر، گجرات کی رہنے والی سعیدا پنے یونیورسٹی پروفیسر شوہر کے ہمراہ امریکہ آئیں۔ ان کی بیٹی مریم سان فرانسیسکو یونیورسٹی میں "لبرل آرٹس ینڈ ڈرامہ" کی طالبہ ہے۔

سین جوں اٹیٹ یونیورسٹی میں پڑا کاستنگ
ورعوای رواپلے کی طالبہ شفافی ایمس کہتی ہے، ”و

شقائق نوں کو یک وقت اپناتا شکل ہے جا ہے میں
بندھتیں ماحول کی پروردہ ہوں۔ میں نے بچپن سے
بھی سیکھا ہے کہ میں ایک بڑے سماں کا حصہ ہوں۔
چنانچہ چدرا فراہمیں یہ بات داخلی کلکش کا سبب بنتی
ہے کہ کوئی شخص اپنی ضرورتوں کا مواد و مردوں کی
ضرورتوں سے کرنے کے بارے میں لگرنہ دھو۔ ساتھ



اوپر: ڈاکٹر بینا ایراسمس (بینیہی ہوئی) اور ان کی لڑکی شیفالی فرمونٹ کے اپنے گھر میں۔ ڈاکٹر ایراسمس کہتی ہیں کہ نسل اپنی شناخت کے مسئلے کا حل اس وقت ڈھونڈنے لینگی جب انہیں یہ بخوبی احساس ہو جائے گا کہ ان کے لئے ہندوستانی ورنہ اتنا ہی امہم ہے جتنی انکی اپنی امریکی شناخت تب تجھے بروقیسٹ امینہ سعید

ہے اور اس طرح ۵،۰۰۰ سالہ تہذیب و تمدن اور زبان کو بلکا کیکا کیا جا رہا ہے۔ دو ثقافتیں لگے مل رہی ہیں لیکن انہیں مردوگان کے فرائض متعاری میں واضح فرق کو بھی ٹوٹ لگا رہ کھانا چاہئے اور ایک ایسے سماج میں ابھی "مشابی الائقی" حیثیت کو برقرار رکھنی کوشش کرنی چاہئے، جس نے ابھی یہ دیکھنا شروع کیا ہے کہ ہر شخص کو سیاہ، سفیدی کی بنیاد پر مختلف زمرہوں میں نہیں بانٹا جا سکتا۔ اینہے سعید کہتی ہیں، "دوسرا نسل میں ایسے



نماہنگی اس پیشے میں کم ہے تاکہ امریکی آبادی کے روزافروں ہجوع کی عکاسی ہو سکے۔ قومی پیمانے پر ہندوستانی امریکی گیوتوں کے مواصلاتی نت و رک کو وسعت ملی ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں انہوں نے مشورہ جیل فی وی ایشیا کے علاوہ ختم ہفتہ کے پانچ نئی وی شورز کا انتظام کیا ہے۔ اس کے علاوہ وکی جاری ہفتہ وار اخباروں میں عورتوں کے ایک رسم اے نژاد ان کا اضافہ بھی کیا ہے۔ یہ سرگرمی جہاں ایک جانب انجین ہندوستان کے حالات سے باخبر رکھتی ہے وہیں امریکہ میں بننے والی دوسری رجسٹریشن ڈپٹیل معاون ہیں جن کے بقول سماجی ہوئے کاموں دیتی ہے۔

غدرت نہ صرف سکون بخشی سے بکھر جوش و اضطراب سے اس وقت نجات پا لیں جب انہیں یا حساس ہو جائے گا کہ ان کی بندوستانی سیراث اسی قدراہم ہے جوقدر امریکی آشیش اہم ہے۔ وہ کہتی ہیں۔ ”یہ ایک محتمد رحیان ہو گا جو انہیں تو ازان کا احساں اور قلبی سکون عطا کرنے گا۔“ چند ہندوستانی امریکیوں نے تمباں خانہ دل میں جاری کیفیت کا علاج ہجومی تھیموں، اپشتابوں، کتب خانوں، اسکولوں اور سن رسیدہ افراد کے مرکز سے رضا کارانہ و ایمنی میں علاش کر لیا ہے۔ میں موراء، گجرات میں پیدا ہونے والی شیالیڈ، ڈاکٹر اسٹیوین فونلس کلڈیک میں ایک رجسٹریشن ڈپٹیل معاون ہیں جن کے بقول سماجی غدرت نہ صرف سکون بخشی سے بکھر جوش و

بے پرواں پر اسی پر ایسا ہے جو اسی میں قائم
لسمیت بی پول، بیٹھ فرانسکو بے ایریا میں قائم
دروون قلب ایک اچھا احساس دیتی ہے۔ دوسروں
کی ضرورتوں کا خیال اور خرگیری ہندوستانی
ایک آزاد صفائی ہے۔ وہ کیلی فورنیا ائیش یونیورسٹی،
تمہدیہ سب و تھدن اور اس کی زر تین روایات کا خاصہ
ایسٹ بے میں پکھڑ بھی دیتی ہے۔

امریکہ میں مقیم غیر ملکیوں کی اپنے ملکوں کو مالی امداد

الیزابیتھ کلہر



پہلے کی نسبت زیادہ رقم قومی بینکوں کے ذریعہ پہنچی جاتی ہیں جن کا پتہ لگانا آسان ہے۔

گذشتہ بھائی کے دوران دنیا بھر میں رقم کی ترسیلات میں اضافہ ہوا ہے۔ میں الاقوامی مالیتی

فڈ کی ادائیگیوں کے اعداد و شمار سے ان رقم کی مہمان کی ایمیونس کی خریداری کے لئے یا کسی مقدار کا پہلے چلا ہے جو شرق و سطحی، شالی افریقہ اور جنوبی ایشیا میں پہنچی جاتی ہیں جو ان کی مجموعی

ہیکٹر موریل اور ان کی مان الفونسا لاس اینجیلس کے پاپولر کیش اکسپریس کاؤنٹر پر اینٹیل ڈیناک پاس ان روپوں کو گن کر جمع کرا رہی ہیں جو انہوں نے میکسیکو بھیجنے کے لئے جمع کئے تھے۔

۱۹۸۰ والے عشرے کے اوائل میں کیلیغور بیان میں را کیا ہے، ملکیوں کے تاریخ کے پانچ شہری ایسوی ایشون نے را کیا کافا و میشن قائم کیا۔

۲۰۰۰ تک وہ گروپ دس لاکھ امریکان اپنے چھٹیوں کے اندھے ایک اسالانہ اپنے ٹھنڈیجہ لگا اور ملکیوں میں پہل، بیاسی اور وفاقی "واڑکٹ ٹو ملکی" چلا ہے۔ فیڈرل ریز کا کہنا ہے کہ افسوس امریکی خانہوں کے کڑت اکاؤنٹ نہیں

اس فیدریشن کے نائب صدر المقررین جیسی نیز ہیں۔ ملہاکی، وکوئن کے ایک جھوٹے سے بینک، کہتے ہیں کہ "اگر اپ زا کا نیکا جائیں تو یہیں گے" چل بینک کے چیزیں جیسیں ملہی کو میدے ہے کہ کہ کہ غریب آپیاں بالکل بدل گئی ہیں۔ اب ماہ تاریکن وہن جو عام طور سے تقليں دین کرتے ہیں ہستال اور شفاذانے ہیں، ہر کیس اور کوئی نہیں۔" لیکن اپنی قوم کی ترسیلات کے لئے ان کے بینک

بینکوں کی مسابقت میں آنے لگے ہیں، بلا خر جمالی اصل وحدتے میں

یوہ سماں ستر کے ایک ماہ شماریات جیلری آجائیں گے۔

کے مطابق وہ جمیع رقم ۲۰۰۵ ارب ڈالر ہو گئی۔ میم غیر ملکی جو رقم اپنے ڈلن ارسال کرتے ہیں اس سے ان کے ترقی پر ملکوں میں غربت کرنے میں مدد ہے اور حکومت کو ملکہ ایل غیر ملکی امداد میں ایک اضافی ہوتا ہے۔ امریکہ سے ارسال کی جانے والی سب سے زیادہ رقم پانے والے ملکوں میں ہندوستان،

ذاتی معاملات

رقوم و طرح کی پہنچی جاتی ہیں ایک تو وہ جو بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے قابلی کو پہنچی

جاتی ہیں وہ اجتماعی رقم ہیں جو جو تاریخیں ڈلن اپنے ملک کے شہروں میں کسی پروجکٹ کے لئے اکٹھا کرتے ہیں۔ سب سے بڑا حصان رقم

کا ہوتا ہے جو کام کرنے والے اپنی قابلی کے لئے پہنچتے ہیں۔ اپریل کی ایک گرم شام کو فالس چچ،

ورجنیا کے کلمور شاپنگ سینٹر کا ایک منظر اس کی مثال ہے۔ قریبی رہنے والے یو میکس کام کرنے والے ہندوستانیوں کی سب سے بڑی تعداد امریکہ میں ہی

بے پیر وی ملکوں میں پیدا ہونے والے تقریباً تین کروڑ ۳۰ لاکھوں امریکیوں میں سے ہے۔ وہ امریکی

ایک ۲۸ سالہ سڑک پر کام کرنے والا اور کر جو زکہتا ہے کہ گواٹے مالا میں اس کے چھ بھائی

جب رقم طلب کرتے ہیں تو وہ انہیں ایک سو سے دو سو ڈالر لیج پہنچاتا ہے۔ اس نے کہا کہ ایک مشکل

یہ کہے جب باڑ ہونے لگتی ہے تو کام نہیں ہوتا

ہے اور پہنچ کے لئے فاضل رقم بھی نہیں ہوتی۔

۳۳ سال کا رلوں ۱۵ سال سے امریکہ میں

کہتے ہیں کہ "اگر اپ زا کا نیکا جائیں تو یہیں گے" چل بینک کے چیزیں جیسیں ملہی کو میدے ہے کہ

ہے۔ وہ ایک آنوبڑی کا رخانے میں مستقل ملازم ہے۔ وہ اپنی دادی، بہن اور بھائی کی کفالات کے لئے دوسو ڈالر فی ہفتہ ہوندے رہے۔

امریکہ میں رقم کچھ غیر ملکیوں نے اپنے ڈلن

ترسیلات اس سے زیادہ ہو گئی کیونکہ بینک اور تارکے ذریعہ ترسیلات کے علاوہ ذاتی طور پر بھی رقمات کا

لین دین ہوتا ہے۔ اخراج امریکن ڈائیگل کے تجھیں

رپورٹوں میں معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں

مجموعی رقم جو بھی ہماہرین اس بات پر متفق

ہے۔ اقتصادی تجربیاتی دفتر کی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۹۳ سے ۲۰۰۳ تک امریکہ سے

trsیلات دو گنی سے زیادہ ہو گئی ہیں۔

رپورٹوں میں ہندوستان،

مکیون، فلائیشن، گواٹے مالا اور اسٹول اڈ اور شام

ہیں۔ جیتن، دیت نام، کولمبیا اور بریزیل کو بھی

بھاری رقم موصول ہوتی ہیں۔

وائشن کے ہندوستانی سفارتخانے میں ایک ماہ

اقتصادیات اور تجربی کار سوسٹری چوڈھری نے بتایا کہ

دنیا بھر میں رہنے والے ہندوستانیوں سے ہندوستان

کو ۲۰۰۵ میں ۳۲ ارب ڈالر کی رقم موصول ہو گئی۔ امریکہ سے پہنچی جانے والی رقم کی تفصیلات تو نہیں معلوم ہیں بلکہ کے باہر رہنے والے

ہندوستانیوں کی سب سے بڑی تعداد امریکہ میں ہی

بے پیر وی ملکوں میں پیدا ہونے والے تقریباً تین کروڑ ۳۰ لاکھوں امریکیوں میں سے ہے۔ وہ امریکی

آپارٹی کے تقریباً ۱۲ فیصد کے برابر ہیں۔ ۱۹۲۰ کی

دہلی سے اب تک ان لوگوں کی یہ سب سے بڑی تعداد ہے۔ ایک تحقیقی گروپ اٹر امریکن ڈائیگل

کے میتویل اور روزو کے بیان کے مطابق ان لوگوں میں سے ۷۰ فیصد اپنے ڈلن رقم پہنچتے ہیں۔ ان رقم

کے اندازے تو مختلف ہیں لیکن ۲۰۰۳ کے لئے کم سے کم جمیع رقم ۳۰ ارب ڈالر کی تجربیاتی

دفتر نے بیان کی تھی۔ وہ رقم بھی اس سال کے لئے حکومت کی غیر ملکی امداد سے ڈیڑھ گناہ زیادہ تھی۔

ہنس اُٹی شیٹ کا اندازہ ہے کہ ۷۰۳ ارب

ڈالر سالانہ باہر پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن جمیع

trsیلات اس سے زیادہ ہو گئی کیونکہ بینک اور تارکے ذریعہ ترسیلات کے علاوہ ذاتی طور پر بھی رقمات کا

لین دین ہوتا ہے۔ اخراج امریکن ڈائیگل کے تجھیں